یہ نکتہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور درستی فکر پر اللہ ہی کے لیے حمد ہے اسے خوب
مضبوطی سے سمجھ لو کہ یہ اس کرم والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کے فیضوں سے ہے اور نبی
رحیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم کی مدد سے اس وقت تازہ ذہن میں آنے والا
ثالثاً ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا
اور اللہ عزوجل نے فرمایا تم فرمادو کہ آسمان و زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا سوا اللہ کے
تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص پانچ چیزوں کو فرمایا اور اللہ عزوجل نے عام
حکم فرمایا اور ہم سب پر ایمان لائے اس لیے کہ خاص عام کی نفی نہیں کرتا تو ان پانچ کو
کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور اس کے سوا اور غیب جو ان سے علو و شرف و دقت و
لطافت میں زائد ہیں انھیں بھی کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اقول بلکہ کوئی کچھ نہیں جانتا
سوا اللہ کے بلکہ حقیقی وجود کسی کے لیے نہیں سوا اللہ کے اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
عرب کے تمام مقولوں میں سب سے زیادہ سچا لبید کے اس قول کو فرمایا سن لو ہر شے بے حقیقت ہے
سوا اللہ کے اور ہمارے یہاں قرار پاچکا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے معنی عام لوگوں کے نزدیک تو
یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور خواص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی مقصود نہیں
اور خاص الخاص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا اور جو نہایت کو پہنچ گئے ان
کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں اور یہ سب معنی حق ہیں اور ایمان کا
مدار پہلے پر ہے اور صلاح کا مدار دوسرے پر اور سلوک کا تمام تیسرے پر اور وصول الی اللہ
کا مدار چوتھے پر اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب معنی میں سے پورا حظ عطا فرمائے اپنے احسان و کرم سے آمین۔
اور بے شک سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ اشعار پڑھے
ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بے شک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں
اور بے شک آپ اے طیب طاہر آباء واجداد کے فرزند تمام رسولوں سے زیادہ شفاعت کے معاملہ میں اللہ سے قریب ہیں۔
آپ میرے سفارشی بن جائیے جس دن آپ کے سوا کوئی سفارشی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔

الدولۃ المکیۃ
اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مکتبہ رضویہ
آرام باغ روڈ، کراچی پاکستان
فون: ۲۲۱۶۴۶۴ ، ۲۶۲۷۸۹۷

امت مسلمہ کو کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پر متحد کرنے کی کوشش

تحذیر الناس پر اعتراض کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

بریلویوں کے نزدیک نبی کا علم (معاذاللہ) غیر نبی سے کم ہو سکتا ہے

غیر نبی کا علم زیادہ ہونے کا عقیدہ

ان ذلک العبد کان نبیا اور تفسیر جمل میں ہے۔ اختلف فی الخضر اھو نبی او رسول او ملک او ولی والصحیح
انہ نبی اور حضرت خضر علیہ السلام نبی ہوں یا غیر نبی بہر صورت بعض علوم میں وہ ایک نبی سے بڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ
جن علوم پر نبوت موقوف نہیں ان علوم میں نبی سے بڑھ کر غیر نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ یجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی فی علوم لا تتوقف علیہا نبوتہ
(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۱۵۸) اور بعض علوم جو حضرت خضر علیہ السلام کو حاصل تھے اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے نہیں
جانتے تھے مگر جو علوم کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھے حضرت خضر علیہ السلام بھی اس سے واقف نہیں تھے

۳۹

فی الخضر علیہ السلام انہ کان عبداً ہاں مگر حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اکثر کے نزدیک
نبی ہیں اور علامہ سلیمان جمل لکھتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں جیسا کہ تفسیر کبیر جلد خامس صفحہ ۱۵۸ میں ہے قال الاکثرون
ان ذلک العبد کان نبیا اور تفسیر جمل میں ہے۔ اختلف فی الخضر اھو نبی او رسول او ملک او ولی والصحیح
انہ نبی اور حضرت خضر علیہ السلام نبی ہوں یا غیر نبی بہر صورت بعض علوم میں وہ ایک نبی سے بڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ
جن علوم پر نبوت موقوف نہیں ان علوم میں نبی سے بڑھ کر غیر نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ یجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی فی علوم لا تتوقف علیہا نبوتہ
(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۱۵۸) اور بعض علوم جو حضرت خضر علیہ السلام کو حاصل تھے اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے نہیں
جانتے تھے مگر جو علوم کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھے حضرت خضر علیہ السلام بھی اس سے واقف نہیں تھے
جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا یا موسیٰ انی علی علم
من علم اللہ علمنیہ لا تعلمہ انت وانت علی علم من علم اللہ علمک اللہ لا اعلمہ (بخاری شریف
جلد ثانی صفحہ ۶۸۸) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے سامنے پریشان نہیں تھے بلکہ متعجب تھے
اور اس کی وجہ علم الاسرار سے عدم واقفیت ہے۔ ھذا ما عندی وھو تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل
جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی
۱۵، جمادی الاخریٰ [illegible]

مسئلہ: از عبد الرزاق موضع کسوار پوسٹ ولدا ضلع بستی
زید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے لیکن قیامت کے دن مردوں کو زندہ نہ کرے گا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو زندہ نہ کرے گا کفر ہے کہ قرآن کریم کی بہت سی آیتوں کا انکار ہے۔ پارہ ۱۸ سورۂ مومنون کے پہلے رکوع میں ہے ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون اور پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین کے آخری رکوع میں ہے قل یحییہا الذی انشاھا اول مرۃ اور پارہ ۲۴ سورۂ زمر کے ساتویں رکوع میں ہے ثم نفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون اور پارہ ۳۰ سورۂ نبا کے پہلے رکوع میں ہے یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا۔ رئیس الفقہا ملا جیون رحمۃ اللہ

فی الخضر علیہ السلام اکثر العلماء مگر حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ اکثر کے نزدیک نبی ہیں اور علامہ سلیمان جمل لکھتے ہیں صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں جیسا کہ تفسیر کبیر جلد خامس ص۱۵۵ میں ہے قال الاکثرون ان ذلک العبد کان نبیا اور تفسیر جمل میں ہے۔ اختلف فی الخضر اھو نبی او رسول او ملک او ولی والصحیح انہ نبی اور خضر علیہ السلام نبی ہوں یا غیر نبی بہر صورت بعض علوم میں وہ ایک نبی سے بڑھ سکتے ہیں اس لئے کہ جن علوم پر نبوت موقوف نہیں ان علوم میں نبی سے بڑھ کر غیر نبی ہو سکتا ہے جیسا کہ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ یجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی فی علوم لاتتوقف علیہا نبوتہ (تفسیر کبیر جلد پنجم ص۵۱۵) اور بعض علوم جو حضرت خضر علیہ السلام کو حاصل تھے اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے نہیں جانتے تھے مگر جو علوم کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھے حضرت خضر علیہ السلام بھی اس سے واقف نہیں تھے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا یاموسی انی علی علم من علم اللہ علمنیہ لاتعلمہ انت وانت علی علم من علم اللہ علمک اللہ لا اعلم۔ (بخاری شریف جلد ثانی ص۶۸۸) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے سامنے پریشان نہیں تھے بلکہ متعجب تھے اور اس کی وجہ علم الاسرار سے عدم وقوف ہے۔ ھذا ما عندی وھو تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۱۵ر جمادی الاخریٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ:۔ از عبدالرزاق موضع کسوار پوسٹ دلدلہ ضلع بستی

زید کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے لیکن قیامت کے دن مردوں کو زندہ نہ کرے گا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو زندہ نہ کرے گا کفر ہے کہ قرآن کریم کی بہت سی آیتوں کا انکار ہے۔ پارہ ۱۸ر سورۂ مومنون کے پہلے رکوع میں ہے ثم انکم یوم القیمۃ تبعثون اور پارہ ۲۳ سورۂ یٰسٓ کے آخری رکوع میں ہے قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ اور پارہ ۲۴ر سورۂ زمر کے ساتویں رکوع میں ہے ثم نفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون اور پارہ ۳۰ر سورۂ نبا کے پہلے رکوع میں ہے یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا۔ رئیس الفقہا ملاجیون رحمۃ اللہ

فتاویٰ فیض الرسول
تصنیف
فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی
سابق صدر شعبہ افتاء دار العلوم اہل سنت فیض الرسول
شبیر برادرز
۴۰- بی، اردو بازار، لاہور

[illegible] انجام کو پہنچائی۔

دوسری:۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر [illegible]

تیسری:۔ یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی:۔ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دودھ پلایا ہے۔

پانچویں:۔ اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب:۔ اللّٰھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کلمات چند مجمل و سود مند گزارش کرے کہ اگر چہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالٰی حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق ان یتبع واللہ الھادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی ہوتے اگر چہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بیشک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ تعالٰی عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور معلی رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں۔

غیر اقدام النبوۃ سد ما شاہا الختام

از نبی برداشتن گام از تو بنہادن قدم

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے وارد لو کان بعدی نبی فکان عمر بن الخطاب میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما دوسری حدیث [illegible] صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے وارد [illegible]

عرفانِ شریعت

کامل

از ملفوظات

مجدد اسلام علامہ

شاہ احمد رضا خاں بریلوی

قدس سرہ العزیز

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْهُ فِی الدِّیْن

مولیٰ کا سلطنت الحمد للہ

کہ مجموعۂ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاویٰ حضور پرنور اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بہ

عرفانِ شریعت

حصہ اوّل - دوم - سوم

جنکو:- مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا۔

الناشر

سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد

زمانہ او وہ تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ درین بہ شک ست در آں نیز بہ شک ست و نہ آں کس کہ گوید کہ بعد او وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آں کس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست ایں ست شرط درستی ایمان بخاتم انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[1]۔

تا قیامت آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جس کو اس بارے میں شک ہے اسے پہلی بات کے بارے میں بھی شک ہوگا، صرف وہی شخص کافر نہیں جو یہ کہے کہ آپ کے بعد نبی تھا یا ہے یا ہوگا بلکہ وہ بھی کافر ہے جو آپ کے بعد کسی نبی کی آمد کو ممکن تصور کرے۔ خاتم الانبیاء صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ایمان درست ہونے کی شرط ہی یہ ہے (ت)

بالجملہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین[2] مثل حدیث متواتر لا نبی بعدی[3] قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل وتخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اس کے عموم میں کچھ قیل وقال اصلاً مسموع نہیں جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ "خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج وتابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں" اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے۔ یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ "تقدم[1] تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں خاتم بمعنی آخر لینا خیال جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنی نبی بالذات ہے"۔ اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں[2] ادا کیا کہ "خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین ہے"۔ ایک اور مرتد نے لکھا "خاتم النبیین[3] ہونا حضرت رسالت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا بہ نسبت اس سلسلہ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل عوالم کے پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں نبی ہونا ہرگز منافی خاتم النبیین کے نہیں جمع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں"۔ چند اور خبیثوں نے

---

[1] تحذیر الناس نانوتی۔
[2] مواہب الرحمٰن قادیانی۔
[3] مناظرہ احمدیہ۔

---

[1] المعتمد فی المعتقد
[2] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۰

فتاویٰ رضویہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

پاکستان (۵۴۰۰۰)

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمۂ عربی عبارات

جلد چہار دہم (۱۴)

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان
فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

۱۲۷۲ھ ——— ۱۳۴۰ھ

۱۸۵۶ء ——— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن ٭ جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور پاکستان ۵۴۰۰۰

فون نمبر ۷۶۵۷۳۱۴

فتاوی رضویہ
14
رضا فاؤنڈیشن
itel
SHOT ON A25

بریلویوں کی مرزائیوں سے محبت

مرزائی اگر مرزے کو سید ثابت کر دیں تو بریلوی مرزائیت قبول کر کے قادیانی بن جائیں گے

بریلوی امت نے مرزائیوں کو صرف اس لئے قبول نہیں کیا کہ وہ حضرت ابرہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں

اگر ابرہیم علیہ السلام کی اولاد ہوتا تو آج قادیانیوں کی اکثریت ہوتی کیونکہ بریلوی بھی اسے نبی مان لیتے

اگر ختم نبوت والے آج نہ ہوتے تو تفسیر نور العرفان پڑھ کر آج ہر بریلوی مرزا قادیانی سے محبت کرتا

اگر قادیانی نبی ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا

اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا

نور العرفان حاشیہ کنزالایمان

صفحہ 218

۱۔ یعنی حضرت ابراہیم کی اولاد میں یہ سارے نبی ہوئے۔ خیال رہے کہ حضرت ابراہیم ابو الانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد والے تمام نبی آپ کی اولاد میں ہیں۔ رب فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا ۲۔ یہاں راہ دکھانے سے مراد فطری ہدایت ہے جو انبیاء کرام کو رب تعالیٰ پیدائش سے پہلے ہی اپنی ذات و صفات حق و باطل میں فرق کرنے کی ہدایت بخشتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس کا رسول ہوں۔ برکت والا ہوں۔ ۳۔ یعنی اچھی اولاد بھی نیک کاروں کی نیکی کا نتیجہ ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ نبوت نیک اعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ نبوت کے ذریعہ نیکی ملتی ہے۔ لہٰذا آیت پر کوئی غبار نہیں۔

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَؕ كُلًّا هَدَیْنَاۚ وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ

انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کئے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان سے پہلے نوح کو

قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ

راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے [۱] داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف

وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَۙ﴿۸۴﴾

اور موسیٰ اور ہارون کو [۲] اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکو کاروں کو [۳]

وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰى وَعِیْسٰى وَاِلْیَاسَؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَۙ﴿۸۵﴾

اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو یہ سب ہمارے قرب کے لائق ہیں

وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًاؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا

اور اسماعیل اور یسع اور یونس اور لوط کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے

عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْۚ

وقت میں سب پر فضیلت دی [۴] اور کچھ انکے باپ دادا اور بھائیوں میں سے بعض کو [۵]

وَاجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴿۸۷﴾

اور ہم نے انہیں چن لیا اور سیدھی راہ دکھائی [۶]

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ

یہ اللہ کی ہدایت ہے کہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے دے [۷]

عِبَادِهٖؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴿۸۸﴾

اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور ان کا کیا اکارت جاتا [۸]

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَۚ

یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب [۹] اور حکم اور نبوت عطا کی [۱۰]

فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا

تو اگر یہ لوگ اس سے منکر ہوں [۱۱] تو ہم نے اس کیلئے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار

۱۔ یعنی حضرت ابراہیم کی اولاد میں یہ سارے نبی ہوئے۔ خیال رہے کہ حضرت ابراہیم ابو الانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد والے تمام نبی آپ کی اولاد میں ہیں۔ رب فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا ۲۔ یہاں راہ دکھانے سے مراد فطری ہدایت ہے جو انبیاء کرام کو رب تعالیٰ پیدائش سے پہلے ہی اپنی ذات و صفات، حق و باطل میں فرق کرنے کی ہدایت بخشتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس کا رسول ہوں۔ برکت والا ہوں۔ ۳۔ یعنی اچھی اولاد بھی نیک کاروں کی نیکی کا نتیجہ ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ نبوت نیک اعمال سے حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ نبوت کے ذریعہ نیکی ملتی ہے۔ لہٰذا آیت پر کوئی غبار نہیں۔ ۴۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نبی کی مثل کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ جب وہ تمام عالم سے افضل ہوئے تو جو بھی ہو گا عالم میں ہی ہو گا پھر وہ ان کی مثل کیسے ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ نبی فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں عالمین سے مراد غیر نبی ہیں۔ لہٰذا اس سے نہ تو یہ لازم آتا ہے کہ یہ حضرات ہمارے حضور سے افضل ہوں اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے کہ خود اپنے پر افضل ہوں۔ جو کسی غیر نبی کو نبی کی طرح مانے وہ گمراہ ہے ۵۔ بزرگی دی اور نبوت و رسالت بخشی۔ بعض اس لئے فرمایا کہ تمام نبی نہ تھے ایسے ہی بعض انبیاء کے قرابت دار کافر تھے ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی گمراہی غیر ممکن ہے کہ رب کی دی ہوئی ہدایت کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ جیسے سورج و چاند کوئی بجھا نہیں سکتا۔ لہٰذا نہ ان پر شیطان کا داؤ چلے نہ کسی اور طاغوت کا۔ رب نے ابلیس سے فرمایا تھا۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ۷۔ معلوم ہوا کہ ہدایت نبوت خاص کرم ہے جو خاص بندوں کو ملتا ہے۔ کوئی عمر بھر عبادت سے بھی نبی تو کیا صحابی نہیں بن سکتا۔ یہ ہدایت کسبی نہیں محض وہبی ہے۔ اس لئے فرمایا گیا۔ اللہ جسے چاہے دے ۸۔ یہاں شرک سے مراد کفر ہے یعنی اگر نبیوں نے کفر کیا ہوتا تو ان کے نیک اعمال برباد ہو جاتے کہ نہ ان کے نام رہتے نہ فیضان لیکن ان کے نام فیضان بلکہ کام تا ابد باقی ہیں چنانچہ جناب ابراہیم کا کعبہ صفا مروہ قربانی سب موجود ہیں۔ لہٰذا وہ حضرات مومن تھے۔ یونہی اگر صحابہ حضور کے بعد کافر ہو گئے ہوتے تو ان کا نام، کام، فیضان باقی نہ رہتے۔ مگر حضرت صدیق کی مسجد نبوی، عمر فاروق کی نماز تراویح، فتوحات اسلامیہ، جناب عثمان کا جمع کیا ہوا قرآن سب موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ مومن ہیں۔ ۹۔ یعنی آسمانی کتاب خواہ صحیفے کی شکل میں ہو یا باقاعدہ مکمل کتاب اور خواہ بلاواسطہ عطا فرمائی گئی ہو یا نبی کے واسطے سے۔ لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر نبی کو مستقل طور پر علیحدہ کتاب عطا ہوئی ہو۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو توریت ملی اور حضرت ہارون اور داؤد سے پہلے کے تمام نبی اسی توریت کے مبلغ ہوئے۔ آدم علیہ السلام کو صحیفے عطا ہوئے۔ ان کے بعد بہت سے رسول ان صحیفوں کے مبلغ ہوئے ۱۰۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ کوئی پیغمبر علم و حکمت سے خالی نہیں کیونکہ یہاں حکمت سے مراد کتاب الٰہی کی فہم اور ان کی خاص تعلیم ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی نبی اصل نبوت میں کسی دوسرے نبی کا تابع نہیں۔ تمام انبیاء مستقل اور ذاتی نبی ہیں۔ ہاں کتاب میں بعض نبی بعض کے تابع ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبوت کو علیحدہ طور پر بیان فرمایا لہٰذا قادیانی بروزی، ظلی، مراقی، مذاقی، الہونی، جنگلی، چرسی، نبی ہونا باطل محض ہے۔ ۱۱۔ کفار مکہ یا سرداران قریش یا وہ تمام کفار جو آخر دم تک ایمان لانے والے نہ تھے۔

اسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَ نُوْحًا

اور یعقوب عطا کیے ان سب کو ہم نے راہ دکھائی اور ان

قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ

راہ دکھائی اور اس کی اولاد میں سے ۱ داؤد اور سلیمان

سُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ

ف اور موسیٰ اور ہارون کو ۲ اور ہم ایسا ہی

سِنِيْنَ ۝٨٤ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ

نکاروں کو ۳ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٨٥ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ

ہمارے قرب کے لائق ہیں اور اسمٰعیل اور یسع

طًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٨٦ وَ مِنْ

ر ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی ۴

يّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ

اور اولاد اور بھائیوں میں سے بعض کو ۵ اور ہم نے انہیں چن

لٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٨٧ ذٰلِكَ هُدَى

راہ دکھائی ۶ یہ اللہ کی ہدایت

هٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ لَوْ اَشْرَكُوْا

میں جسے چاہے دے ۷ اور اگر وہ شرک کرتے

ا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٨٨ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ

کیا اکارت جاتا ۸ یہ ہیں جن کو ہم نے

بَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ

اور نبوت عطا کی ۱۰ تو اگر یہ لوگ اس سے

قَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا

ے ان کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو انکار

۱ یعنی حضرت ابراہیم کی اولاد میں یہ سارے نبی ہوئے۔ خیال رہے کہ حضرت ابراہیم ابوالانبیاء ہیں کہ آپ کے بعد والے تمام نبی آپ کی اولاد میں ہیں۔ رب فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (عنکبوت: ۲۷) اگر قادیانی نبی ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہوتا ۲ یہاں راہ دکھانے سے مراد فطری ہدایت ہے جو انبیاء کرام کو رب تعالیٰ پیدائش سے پہلے ہی اپنی ذات وصفات، حق و باطل میں فرق کرنے کی ہدایت بخشتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس کا رسول ہوں۔ برکت والا ہوں ۳ یعنی اچھی اولاد بھی نیک کاروں کی نیکی کا نتیجہ ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ نبوت نیک اعمال سے حاصل ہوتی ہے بلکہ نبوت کے ذریعہ نیکی ملتی ہے لہٰذا آیت پر کوئی غبار نہیں ۴ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ نبی کی مثل کوئی نہیں ہوسکتا کیونکہ جب وہ تمام عالم سے افضل ہوئے تو جو بھی ہوگا عالم میں ہی ہوگا پھر وہ ان کی مثل کیسے ہوگیا۔ دوسرے یہ کہ نبی فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں عالمین سے مراد غیر نبی ہیں لہٰذا اس سے نہ تو یہ لازم آتا ہے کہ یہ حضرات ہمارے حضور سے افضل ہوں اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے کہ خود اپنے پر افضل ہوں۔ جو کسی غیر نبی کو نبی کی طرح مانے وہ گمراہ ہے ۵ بزرگی دی اور نبوت و رسالت بخشی بعض اس لیے فرمایا کہ تمام نبی نہ تھے ایسے ہی بعض انبیاء کے قرابت دار کافر تھے ۶ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی گمراہی غیر ممکن ہے کہ رب کی دی ہوئی ہدایت کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ جیسے سورج و چاند کو کوئی بجھا نہیں سکتا لہٰذا نہ ان پر شیطان کا داؤ چلے نہ کسی اور طاغوت کا۔ رب نے ابلیس سے فرمایا تھا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (حجر: ۴۲) ۷ معلوم ہوا کہ ہدایت نبوت خاص کرم ہے جو خاص بندوں کو ملتا ہے۔ کوئی عمر بھر عبادت سے بھی نبی تو کیا صحابی نہیں بن سکتا۔ یہ ہدایت کسبی نہیں محض وہبی ہے۔ اس لیے فرمایا گیا۔ اللہ جسے چاہے دے ۸ یہاں شرک سے مراد کفر ہے یعنی اگر نبیوں نے کفر کیا ہوتا تو ان کے نیک اعمال برباد ہو جاتے کہ نہ ان کے نام رہتے نہ فیضان لیکن ان کے نام فیضان بلکہ کام تا ابد باقی ہیں چنانچہ جناب ابراہیم کا کعبہ صفا مروہ قربانی سب موجود ہیں لہٰذا وہ حضرات مومن تھے۔ یونہی اگر صحابہ حضور کے بعد کافر ہو گئے ہوتے تو ان کا نام، کام، فیضان باقی نہ رہتے۔ مگر حضرت صدیق کی مسجد نبوی، عمر فاروق کی نماز تراویح۔ فتوحات اسلامیہ، جناب عثمان کا جمع کیا ہوا قرآن سب موجود ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ

اور دو گواہوں کے سامنے ہونا مطلقا لازم۔ اگر نابالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بمنظور شہود پڑھا دیا اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر جائز کریں گے جائز ہو جائے گا رد کردیں گے باطل ہو جائے گا کما ھو حکم عقد الفضولی زن و شوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگرچہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جو ان کی طرف سے ایجاب و قبول کر رہے ہوں لانہ محض سفیر کما نصوا علیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۲ تا ۴۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔ اول ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلی پر اپنے اوپر سوار کرکے پہنچایا یا کاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اور جبرئیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا، حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی۔

دوسری: یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسری: یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

چوتھی: یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم کی روح کو دودھ پلایا ہے۔

پانچویں: اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب: اَللّٰھُمَّ لَکَ الحمد۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل و سود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں والحق ان یتبع واللہ الہادی الی صراط مستقیم۔ یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور

عرفانِ شریعت

پروگریسو بکس

بریلویت اپنی کتابوں کے آئینے میں:

بریلویت کا عقیدہ ختم نبوت:

فرقہ بریلویہ کا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں ختم نبوت کا عقیدہ: (نعوذ باللہ)

بریلوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان، مرزا قادیانی کے لیے تو نہیں مگر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لیے ہی ایسا عقیدہ رکھتے تھے۔

چنانچہ احمد رضا خان بریلوی نے لکھا:

''حضور پرنور سیدنا غوث اعظم، حضور اقدس و انور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں۔۔۔۔ تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے۔۔۔۔''

(السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ: صفحہ ۹۷)

١٨٩

ارجلهم منهم امة مقتصدة وكثير منهم ساء
ما يعملون ۝ يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك
من ربك وان لم تفعل فما بلغت رسالته
والله يعصمك من الناس ان الله لا يهدي
القوم الكافرين ۝ قل يا اهل الكتاب لستم على
شيء حتى تقيموا التوراة والانجيل وما انزل
اليكم من ربكم وليزيدن كثيرا منهم ما
انزل اليك من ربك طغيانا وكفرا فلا تأس
على القوم الكافرين ۝ ان الذين امنوا والذين
هادوا والصابئون والنصارى من امن بالله
واليوم الاخر وعمل صالحا فلا خوف عليهم

اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی، چکڑالوی وغیرہ قومی مسلمان ہیں دینی مومن نہیں

قادیانی قومی مسلمان ہیں

بریلوی عقیدہ

WWW.FB.COM/ASWJNOJAWAN

بریلوی خودساختہ جعلی مفتی احمد خان نعیمی لکھتا ہے کہ "قادیانی چکڑالوی وغیرہ قومی مسلمان ہیں دینی مومن نہیں ہیں" (نور العرفان ص189 پارہ 6 المائدہ آیت نمبر 69)

یہ قادیانیوں سے اتنی ہمدردی کیوں ہے؟ شائد قادیانیت کا ان پر کوئی احسان ہو جس کی وجہ سے انہیں مسلمان سمجھتے ہیں یا شائد یہ وجہ ہو کہ احمد رضا تکفیری کا استاد مرزا قادیانی کا بھائی تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

والسلام رسالت سے معزول ہوں گے، نہ حضور کا امتی ہونا رسالت کے خلاف، وہ قبل نزول اپنے عہد میں بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے امتی تھے اور بعد رفع بھی اُمتی ہو کر اتریں گے، تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی حضور کے امتی تھے اور اب بھی امتی ہیں، جب بھی رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: لتؤمنن بہ ولتنصرنہ[1] (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ ت) ہاں اس وقت وہ اپنی شریعت پر حکم فرماتے تھے اب کہ شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ نے اگلی شریعتیں منسوخ فرمادیں، ایک حضرت مسیح نہیں جو کوئی رسول بھی اب ظاہر ہو شریعتِ محمدیہ پر ہی حکم کرے گا کہ منسوخ پر حکم باطل، رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر موسیٰ میرا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے سوا انھیں کچھ گنجائش نہ ہوتی۔"[2]

اور اس کا کہنا کہ "ان کی امت بلا رسول کے رہ جائے گی" اس کی سخت جہالت پر دلیل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو اس کی نصرانیت، کیا اب نصرانی امتِ مسیح ہیں، کیا اب وہ ان کے دین پر ہیں، حاشا کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم[3] (کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے مونہوں سے نکلتا ہے۔ ت)
واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴۴ از بریلی مدرسہ اہلسنت وجماعت مسؤلہ مولوی شفیع احمد صاحب بیسلپوری طالبعلم مدرسہ مذکور ۱۴ جمادی الاولےٰ ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلم الثبوت میں جو یہ دو مذہب بیان کئے ہیں یہ باطل ومردود ہیں یا نہیں؟ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف آزاد خیال شخص ہیں پہلے کی بنا پر ارادہ میں عبد مختار محض ہوا دوسرے کی بنا پر افعال قلوب جزئیہ کا خالق ہوا۔ عبارت یہ ہے:

وقیل بل موجود فیجب تخصیص القصد المصمم من عموم	اور کہا گیا ہے بلکہ قصد موجود ہے چنانچہ نصوصِ خلق کے عموم سے بندے کے مصمم ارادہ کی تخصیص

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۸۱
[2] مسند احمد بن حنبل عن جابر بن عبداللہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۸۷
دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸
[3] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

فتاوٰی رضویہ
مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات
امام احمد رضا بریلوی
29
ناشر
رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور پاکستان

والسلام رسالت سے معزول ہوں گے، نہ حضور کا امتی ہونا رسالت کے خلاف، وہ قبل نزول اپنے عہد میں بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی تھے اور بعد رفع بھی اُمتی ہو کر اتریں گے، تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی حضور کے امتی تھے اور اب بھی امتی ہیں، جب بھی رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ **قال اللہ تعالٰی**: "لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ" ان بہ ولتنصرنہ[1]۔ (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا ت) ہاں اس وقت وہ اپنی شریعت پر حکم فرماتے تھے اب کہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ نے اگلی شریعتیں منسوخ فرمادیں۔ایک حضرت مسیح نہیں جو کوئی رسول بھی اب ظاہر ہو شریعت محمدیہ پر ہی حکم کرے گا، منسوخ پر حکم باطل، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر موسٰی میرا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے سوا انہیں کچھ گنجائش نہ ہوتی[2]۔ اور اس کا کہنا ان کی امت بلا رسول کے رہ جائے گی اس کی سخت جہالت پر دلیل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو اس کی نصرانیت، کیا اب نصرانی امتِ مسیح ہیں، کیا اب وہ ان کے دین پر ہیں، حاشا "كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ"[3]۔ (کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے مونہوں سے نکلتا ہے۔ت) **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۴۷: از بریلی مدرسہ اہلسنت وجماعت مسئولہ مولوی شفیع احمد صاحب بسیلپوری طالب علم مدرسہ مذکور ۱۴ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلم الثبوت میں جو یہ دو مذہب بیان کیے ہیں یہ باطل و مردود ہیں یا نہیں؟ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف آزاد خیال شخص ہیں پہلے کی بناپر ارادہ میں عبد مختار محض ہوا دوسرے کی بناپر افعال قلوب جزئیہ کا خالق ہوا۔ عبارت یہ ہے:

وقیل بل موجود فیجب تخصیص القصد المصمم من عموم	اور کہا گیا ہے بلکہ قصد موجود ہے چنانچہ نصوص خلق کے عموم سے بندے کے مصمم ارادہ کی تخصیص

[1] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[2] مسند احمد بن حنبل عن جابر بن عبد اللہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۸۷، دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸

[3] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

والسلام رسالت سے معزول ہوں گے، نہ حضور کا امتی ہونا رسالت کے خلاف، وہ قبل نزول اپنے عہد میں بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی تھے اور بعد رفع بھی اُمتی ہو کر اتریں گے، تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی حضور کے امتی تھے اور اب بھی امتی ہیں، جب بھی رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ **قال اللہ تعالٰی**: "لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ" ن بہ ولتنصرنہ[1]۔ (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا ت) ہاں اس وقت وہ اپنی شریعت پر حکم فرماتے تھے اب کہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ نے اگلی شریعتیں منسوخ فرمادیں۔ ایک حضرت مسیح نہیں جو کوئی رسول بھی اب ظاہر ہو شریعت محمدیہ پر ہی حکم کرے گا، منسوخ پر حکم باطل، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر موسٰی میرا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے سوا انہیں کچھ گنجائش نہ ہوتی[2]۔ اور اس کا کہنا ان کی امت بلا رسول کے رہ جائے گی اس کی سخت جہالت پر دلیل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو اس کی نصرانیت، کیا اب نصرانی امتِ مسیح ہیں، کیا اب وہ ان کے دین پر ہیں، حاشا "كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ"[3]۔ (کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے مونہوں سے نکلتا ہے۔ ت) **واللہ تعالٰی اعلم**۔

مسئلہ ۴۷: از بریلی مدرسہ اہلسنت وجماعت مسئولہ مولوی شفیع احمد صاحب بسیلپوری طالب علم مدرسہ مذکور ۱۴ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلم الثبوت میں جو یہ دو مذہب بیان کیے ہیں یہ باطل و مردود ہیں یا نہیں؟ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف آزاد خیال شخص ہیں پہلے کی بناپر ارادہ میں عبد مختار محض ہوا دوسرے کی بنا پر افعال قلوب جزئیہ کا خالق ہوا۔ عبارت یہ ہے:

وقیل بل موجود فیجب تخصیص القصد المصمم من عموم	اور کہا گیا ہے بلکہ قصد موجود ہے چنانچہ نصوص خلق کے عموم سے بندے کے مصمم ارادہ کی تخصیص

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[2] مسند احمد بن حنبل عن جابر بن عبداللہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۸۷، دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸

[3] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

الخضر والیاس فی الارض وعیسی وادریس فی السماء علیہم الصلوۃ والسلام۔[1]	الیاس علیہما الصلوۃ والسلام زمین میں جب کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہما الصلوۃ والسلام آسمان پر (ت)

(۴) حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شب اسری انہیں آسمان دوم پر پایا استقبال سرکار واقتداء حضور کے لیے تمام انبیاء کرام علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ والسلام اگر بیت المقدس میں جمع ہوئے پھر ہر نبی کو ان کے محل میں دیکھا اس سے ظاہر یہ کہ مقام سیدنا مسیح علیہ السلام آسمان دوم ہے اور مشہور چہارم ہو واللہ تعالی اعلم۔

(۵) حیات انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء کا منکر گمراہ بددین ہے اور خلت سرے سے طریان موت پر بھی دلیل نہیں، نہ کہ معاذ اللہ استمرار موت یہ لفظ صرف اقتضائے عہد پر دال ہے جیسے بلا تشبیہ یہ کہنا کہ سلطان محمد خاں خامس سے پہلے اتنے سلاطین ہو گزرے اس سے یہ نہ سمجھا جائے گا کہ سلطان حمید خان زندہ ہی نہیں۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب بحیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔[2]	انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (ت)

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق۔[3]	بے شک اللہ تعالی نے نبیوں کے جسم کو کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے چنانچہ اللہ تعالی کا نبی زندہ ہوتا ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے۔ ت)

(۶) حاشانہ کوئی رسول رسالت سے معزول کیا جاتا ہے نہ سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ

---

[1] شرح المقاصد المبحث الفصل الرابع المبحث السابع دار المعارف النعمانیہ لاہور ۲/ ۳۱۱

[2] مسند ابی یعلی حدیث ۳۴۲۱ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۳/ ۳۷۹

[3] سنن ابن ماجہ ابواب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

احمد رضا وہ واحد شخص تھا جس نے مرزا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ کرنے پر مجبور کیا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے کوئی مسئلہ نہیں مگر فیصلہ شریعت محمدی کے مطابق کرنا ہوگا

والسلام رسالت سے معزول ہوں گے، نہ حضور کا امتی ہونا رسالت کے خلاف، وہ قبل نزول اپنے عہد میں بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی تھے اور بعد رفع بھی امتی ہو کر اتریں گے، تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی حضور کے امتی تھے اور اب بھی امتی ہیں، جب بھی رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ قال اللہ تعالٰی: "لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ" ان بہ ولتنصرنہ[1]۔ (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا ت) ہاں اس وقت وہ اپنی شریعت پر حکم فرماتے تھے اب کہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیہ نے اگلی شریعتیں منسوخ فرمادیں۔ ایک حضرت مسیح نہیں جو کوئی رسول بھی اب ظاہر ہو شریعت محمدیہ پر ہی حکم کرے گا، منسوخ پر حکم باطل، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر موسٰی میرا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے سوا انہیں کچھ گنجائش نہ ہوتی[2]۔ اور اس کا کہنا ان کی امت بلا رسول کے رہ جائے گی اس کی سخت جہالت پر دلیل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو اس کی نصرانیت، کیا اب نصرانی امتِ مسیح ہیں، کیا اب وہ ان کے دین پر ہیں، حاشا "كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ"[3]۔ (کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے مونہوں سے نکلتا ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۷: از بریلی مدرسہ اہلسنت وجماعت مسئولہ مولوی شفیع احمد صاحب بسیلپوری طالب علم مدرسہ مذکور ۱۴ جمادی الاولٰی ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلم الثبوت میں جو یہ دو مذہب بیان کیے ہیں یہ باطل و مردود ہیں یا نہیں؟ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف آزاد خیال شخص ہیں پہلے کی بنا پر ارادہ میں عبد مختار محض ہوا دوسرے کی بنا پر افعال قلوب جزئیہ کا خالق ہوا۔ عبارت یہ ہے:

وقیل بل موجود فیجب تخصیص القصد المصمم من عموم	اور کہا گیا ہے بلکہ قصد موجود ہے چنانچہ نصوص خلق کے عموم سے بندے کے مصمم ارادہ کی تخصیص

[1] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[2] مسند احمد بن حنبل عن جابر بن عبداللہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۸۷، دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸

[3] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

والسلام رسالت سے معزول ہوں گے، نہ حضور کا امتی ہونا رسالت کے خلاف، وہ قبل نزول اپنے عہد میں بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی تھے اور بعد رفع بھی امتی ہوکر اتریں گے، تمام انبیاء و مرسلین اپنے عہد میں بھی حضور کے امتی تھے اور اب بھی امتی ہیں، جب بھی رسول تھے اور اب بھی رسول ہیں کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ قال اللہ تعالٰی: لتؤمنن بہ ولتنصرنہ[1] (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ ت) ہاں اس وقت وہ اپنی شریعت پر حکم فرماتے تھے اب کہ شریعت محمدیہ علٰی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ نے اگلی شریعتیں منسوخ فرما دیں، ایک حضرت مسیح نہیں جو کوئی رسول بھی اب ظاہر ہو شریعت محمدیہ پر ہی حکم کرے گا کہ منسوخ پر حکم باطل، رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اگر موسٰی میرا زمانہ پاتے تو میری اتباع کے سوا انھیں کچھ گنجائش نہ ہوتی۔"[2]

اور اس کا کہنا کہ "ان کی امت بلارسول کے رہ جائے گی" اس کی سخت جہالت پر دلیل ہے اور اگر سمجھ کر کہے تو اس کی نصرانیت، کیا اب نصرانی امت مسیح ہیں، کیا اب وہ ان کے دین پر ہیں، حاشا کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم[3] (کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے مونہوں سے نکلتا ہے۔ ت)

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۲ از بریلی مدرسہ اہلسنت وجماعت مسئولہ مولوی شفیع احمد صاحب بیسلپوری طالبعلم مدرسہ مذکور ۱۴ جمادی الاولٰی ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلم الثبوت میں جو یہ دو مذہب بیان کئے ہیں یہ باطل و مردود ہیں یا نہیں؟ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف آزاد خیال شخص ہیں پہلے کی بنا پر ارادہ میں عبد مختار محض ہوا دوسرے کی بنا پر افعال قلوب جزئیہ کا خالق ہوا۔ عبارت یہ ہے:

وقیل بل موجود فیجب تخصیص القصد المصمم من عموم	اور کہا گیا ہے بلکہ قصد موجود ہے چنانچہ نصوص خلق کے عموم سے بندے کے مصمم ارادہ کی تخصیص

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[2] مسند احمد بن حنبل عن جابر بن عبداللہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۳۸۷
دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص ۸

[3] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی اَلْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف: اعلٰی حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK

www.alahazratnetwork.org